Hon. President
Dr. Ikram Ahmed Tunio

Hon. President Elect
Dr. Salma Aslam Kundi

Hon. Immediate Past President
Dr. Muhammad Ashraf Nizami

Hon. Secretary General
Dr. S.M.Qaisar Sajjad

Hon. Treasurer
Dr. Qazi Muhammad Wasiq

Hon. Joint Secretaries
Dr. Amir Saleem
Dr. Saeed Ahmed

Hon. Chairman E.B. JPMA
Dr. Sarwar Jamil Siddiqui

Hon. Editor The Medical Gazette
Dr. Muhammad Nasir Sulaiman

PAKISTAN MEDICAL ASSOCIATION

01 جولائی 2020

پریس کانفرنس

معزز صحافی دوستو:

آج کی اس اہم پریس کانفرنس میں شریک ہونے پر ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

میرا نام ڈاکٹر قیصر سجاد ہے اور میں آج کی پریس کانفرنس کی نظامت کے فرائض انجام دوں گا۔ یہ میرے لئے بڑی خوشی کی بات ہے کہ آج ہمارے ساتھ موجود ہیں جناب فیصل ایدھی صاحب۔ سربراہ ایدھی فاونڈیشن محترمہ عظمی نورانی۔ کوچیئر پرسن ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان محترمہ مہناز رحمٰن۔ ریزیڈینٹ ڈائریکٹر عورت فاونڈیشن، محترم انور کاشف ممتاز۔ ممبر پبلک انٹرسٹ لاء ایسوسی ایشن آف پاکستان محترمہ انیس ہارون۔ ممبر نیشنل کمیشن فار ہیومن رائٹس پاکستان، ڈاکٹر قاضی محمد واثق۔ خازن پی ایم اے سینٹر، ڈاکٹر محمد عثمان ماکو۔ صدر الیکٹ پی ایم اے سندھ اور ڈاکٹر عبدالغفور شورو۔ جنرل سیکریٹری پی ایم اے کراچی۔

ہمارے ملک میں کرونا وائرس کی صورتحال دن بدن خراب ہوتی جارہی ہے جس کی وجہ سے کرونا کے مریضوں اور اموات میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے اس ابتر صورتحال کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں کرونا وائرس کے پھیلاو پر قابو پانے کیلئے ابھی تک کوئی یکساں پالیسی تشکیل نہیں پائی۔ وفاقی اور صوبائی حکومتیں متفق نظر نہیں آتیں۔ اس صورتحال کی بدولت عوام الجھن کا شکار ہے وہ اپنے مریضوں کو صرف اُس وقت ہسپتال لے کر جاتے ہیں جب وہ مرنے کے قریب ہوں۔ ایسی صورتحال میں جب مریض کی طبیعت بگڑتی ہے یا وہ مرجاتا ہے تو لواحقین ہسپتال کی توڑ پھوڑ اور طبی عملے کو تشدد کا نشانہ بناتے ہیں۔

اس صورتحال کی بدولت معاشرے میں خوف و ہراس پایا جاتا ہے ہسپتالوں میں بستر میسر نہیں اس لئے لوگ اپنے مریضوں کو گھر پر رکھ کے علاج کر رہے ہیں۔ وفاقی حکومت پریس کانفرنسوں اور ٹوئٹس کے ذریعے لوگوں کو بتارہی ہے کہ مختلف ادویات کرونا وائرس کے علاج کیلئے مددگار ہے اسی طرح حکومت لوگوں کو بتارہی ہے کہ مریض کی نگہداشت کیلئے آکسیجن اور پلس آکسی میٹر کی ضرورت ہوتی ہے اب لوگ ان ادویات اور آلات کو گھروں میں ذخیرہ کررہے ہیں جس کی وجہ سے مارکیٹ میں ان اشیاء کی قلت پیدا ہورہی ہے اور قیمتیں بھی آسمان کو چھونے لگی ہیں۔ لوگ مکمل طور پر پریشانی اور الجھن کا شکار ہیں کیونکہ سوشل میڈیا پر بھی کچھ معروف شخصیات کی جانب سے لوگوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ بیماری کی صورت میں ہسپتال مت جائیں ورنہ آپ کو کرونا کا مریض قرار دے دیا جائے گا اور پھر آپ کی فیملی کو بھی کرونا سے متاثرہ خاندان قرار دے دیا جائے گا لوگ یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ پاکستان میں کرونا نام کی کوئی چیز نہیں یہ صرف حکومت اور ڈاکٹروں کی سازش ہے جبکہ حکومت کے مختلف عہدیداران کہتے ہیں کہ کووڈ۔۱۹ عام نزلہ، زکام کی بیماری ہے اور یہ وائرس گریڈ۔ سی کا وائرس ہے یہ اتنا سنجیدہ معاملہ نہیں ہے اگر کرونا کا موازنہ کیا جائے تو اس سے کئی زیادہ لوگ روڈ ٹریفک حادثات میں مرجاتے ہیں جبکہ ایک دوسری حکومتی شخصیت کرونا وائرس کے ۱۹ نکات سامنے لے آئیں اور مزید فرمایا کہ ان ۱۹ نکات کی بدولت ہی اس بیماری کو کووڈ۔۱۹ کہا جاتا ہے۔

ہمارا ماننا ہے کہ وفاقی حکومت ملک میں اگر لاک ڈاؤن نہیں کرنا چاہتی تو پھر اُسے ملک بھر میں ایس او پیز سختی سے لاگو کرنے چاہئیں۔ دنیا بھر میں اسمارٹ لاک ڈاؤن کا کوئی تصور نہیں پایا جاتا۔ ہمارے ہاں یہ ایک مزاق کے مترادف ہے۔ اس طریقہ کار کے تحت ٹینٹ لگا کر گلیاں بند کردی جاتی ہیں اور پردے کے پیچھے تمام کاروباری زندگی چل رہا ہوتا ہے کسی سرگرمی پر کوئی پابندی نظر نہیں آتی۔ اگر اسمارٹ لاک ڈاؤن کی طرف جانا ہی تھا تو یہ کام مرحلہ وار ہونا چاہیے تھا آپ اسمارٹ لاک ڈاؤن اُس صورت میں لگا سکتے ہیں جب کیسز کمی کی طرف جارہے ہوں اور اگر آپ نے کچھ علاقوں کو لاک ڈاؤن کر ہی دیا تھا تو وہاں فوری طور پر کرونا وائرس کی ٹیسٹنگ ہونی چاہیے تھی اور ان علاقوں میں بیماری سے متعلق ڈیٹا اکٹھا کیا جانا چاہیے تھا۔

دنیا بھر میں کووڈ۔۱۹ پر قابو پانے کا طریقہ لاک ڈاؤن کو سمجھا گیا جن ممالک میں اس طریقہ کار پر عمل کیا اور سخت لاک ڈاؤن لاگو کیا انہوں نے صورتحال پر قابو پالیا اور وہ اب لاک ڈاؤن اٹھا رہے ہیں جبکہ ہم نے اس کو نظر انداز کیا اور ڈبلیو ایچ او کی ہدایات کے باوجود بھی اس کو لاگو نہیں کیا اور اب ہم اپنی غلطیوں کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق پچھلے ایک ہفتے سے ہمارے ہاں مریضوں کی تعداد میں کمی واقع ہوئی ہے ایسا اسمارٹ لاک ڈاؤن کی وجہ سے نہیں ہوا یہ صرف اس لئے کہ ہم نے ٹیسٹوں کی تعداد کم کردی ہے۔ ہمارے ہاں کرونا ٹیسٹنگ کی گنجائش مطلوبہ حد تک نہیں ہے۔ ہمارے ہاں یہ گنجائش ہر صوبے میں 25000 یومیہ ہونی چاہیے۔ ٹیسٹنگ کی کم گنجائش کی بدولت لوگ پرائیویٹ لیبارٹریوں سے رجوع کرنے پر مجبور ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ کرونا وائرس کے علاج کا بندوبست کرتے ہوئے کرونا ٹیسٹ کا ریٹ اور ہسپتال کے اخراجات انتظامیہ کے ساتھ بات چیت کے ذریعے مخصوص کر دے۔ حکومت کو چاہیے کہ مستند ڈاکٹر کی نسخے کے بغیر ہر قسم کی ادویات اور دیگر طبی اشیاء کی فروخت پر پابندی عائد کردے۔

Sir Aga Khan III Road, Karachi – 74400, Pakistan.
Tel: 021-32254632, 32251159, Fax: 32231534
Email: pma.centre@hotmail.com, Website: pmacentre.org.pk

Hon. President
Dr. Ikram Ahmed Tunio

Hon. President Elect
Dr. Salma Aslam Kundi

Hon. Immediate Past President
Dr. Muhammad Ashraf Nizami

Hon. Secretary General
Dr. S.M.Qaisar Sajjad

Hon. Treasurer
Dr. Qazi Muhammad Wasiq

Hon. Joint Secretaries
Dr. Amir Saleem
Dr. Saeed Ahmed

Hon. Chairman E.B. JPMA
Dr. Sarwar Jamil Siddiqui

Hon. Editor The Medical Gazette
Dr. Muhammad Nasir Sulaiman

PAKISTAN MEDICAL ASSOCIATION

3000 سے زائد طبی عملہ کے افراد کرونا سے متاثر ہوکر آئیسولیشن میں جا چکے ہیں۔اس ساری صورتحال میں سب سے زیادہ تکلیف ڈاکٹر اور پیرا میڈیکس اٹھا رہے ہیں اب تک کرونا وائرس کی بدولت ساٹھ ڈاکٹر اور پیرا میڈیکس ہلاک ہو چکے ہیں۔اب ایک طرف کرونا کے کیسز بڑھ رہے ہیں اور دوسری طرف ہسپتالوں کو ڈاکٹر اور پیرا میڈیکس کی کمی کا سامنا ہے کیونکہ طبی عملے میں وائرس مثبت آنے کی وجہ سے وہ آئیسولیشن میں جا رہے ہیں۔پی ایم اے کی طرف سے بارہا مطالبہ کرنے کے باوجود ابھی تک شہدہ پیکج اور رسک الاؤنس تقسیم نہیں ہو سکا۔

ہم ایک مشکل وقت سے گزر رہے ہیں لوگ غصے میں نظر آتے ہیں اُن میں ڈاکٹروں کیلئے نفرت پائی جاتی ہے اسی لئے ڈاکٹروں اور عملے کے خلاف تشدد کے واقعات عام ہو رہے ہیں ڈاکٹر اور مریض کا رشتہ دن بدن کمزور ہوتا جا رہا ہے۔

پی ایم اے کا ماننا ہے کہ ہمیں ڈبلیو ایچ او کے مشورے پر عمل کرنا چاہیے ورنہ مریضوں کی تعداد اور اموات میں مزید اضافہ ہوگا۔پی ایم اے مشورہ دیتی ہے کہ عید الضحیٰ کے دوران ایس او پیز پر سختی سے عمل درآمد کروایا جائے یا پھر رمضان کے بعد جیسی صورتحال کا سامنا کرنے کیلئے ایک دفعہ پھر تیار ہیں ۔ہم حکومت کو مشورہ دیتے ہیں کہ شہروں کے اندر قربانی کے جانوروں کی منڈیاں قائم کرنے کی اجازت ہرگز نہ دی جائے۔

ان حالات میں سب سے زیادہ پریشان کراچی کی عوام ہیں جو کرونا وائرس سے بچاؤ کیلئے گھروں میں رہنا چاہتے ہیں لیکن اس گرم ترین موسم میں گھروں میں بجلی غائب ہوتی ہے (درجہ حرارت ۴۰ ڈگری سینٹی گریڈ سے اوپر چلا جاتا ہے) لوگ باہر اپنی گلیوں میں بیٹھنے پر مجبور ہوتے ہیں ان حالات میں وہ کس طرح اپنے آپ کو کرونا، جسم میں پانی کی کمی اور لو لگنے جیسی بیماریوں سے بچائیں۔کراچی الیکٹرک کو کراچی کے عوام پر ترس کھانا چاہیے اور اس بات کی پابندی کریں کہ لوگوں کو بجلی کی فراہمی مسلسل دستیاب رہے کیونکہ وہ طویل لوڈشیڈنگ کے ساتھ کرونا وائرس جیسی مہلک بیماری کا سامنا کر رہے ہیں۔

پریس کانفرنس کے تمام شرکاء نے پی ایم اے کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ کرونا وائرس سے لڑنے کیلئے ایک یکساں پالیسی تشکیل دی جائے۔

پی ایم اے کا مطالبہ ہے کہ:

1۔ کرونا وائرس پر قابو پانے کیلئے ڈبلیو ایچ او کی ہدایات کے مطابق مکمل سخت لاک ڈاؤن لاگو کیا جائے۔سمارٹ لاک ڈاؤن سخت ایس او پیز کے تحت لاگو کیا جائے۔
2۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ تمام صحت کارکنوں کو کرونا وائرس سے تحفظ فراہم کرے نیز پُرتشدد ہجوم سے بھی تحفظ فراہم کیا جائے جو ہسپتالوں میں کارکنوں پر حملے کرتے ہیں۔
3۔ لاک ڈاؤن کیے گئے علاقوں میں کرونا ٹیسٹنگ کی جائے اور مریضوں کا ڈیٹا اکھٹا کیا جائے۔
4۔ ڈرگ ریگیولٹری اتھارٹی آف پاکستان اور ہیلتھ کیئر کمیشن کو چاہیے کہ قوم کو اس خوف و ہراس کی صورتحال سے نکالنے کیلئے اپنا کردار ادا کریں۔
5۔ کرونا کے تمام مریضوں کا علاج پرائیویٹ ہسپتالوں میں بھی مفت ہونا چاہیے یا پھر حکومت ان پرائیویٹ ہسپتالوں میں ہونے والے علاج کے اخراجات حکومت برداشت کرے۔
6۔ کوئی دواء یا صحت سے متعلق اشیاء مستند معالج کے نسخہ کے بغیر فروخت نہ کی جائیں۔
7۔ جب تک ہمیں کرونا وائرس جیسی وباء کا سامنا ہے لوڈشیڈنگ نہ کی جائے۔
8۔ کوئی مویشی منڈی شہروں کے اندر قائم نہ کی جائے۔قائم شدہ منڈیوں میں ایس او پیز پر سختی سے عمل درآمد کروایا جائے۔
9۔ پاکستان میں کسی بھی دوائی کی کمی واقع نہیں ہونی چاہیے (کرونا یا غیر کرونا ادویات)

1۔ ڈاکٹر ایس ایم قیصر سجاد۔سیکریٹری جنرل پی ایم اے سینٹر
2۔ جناب فیصل ایدھی صاحب ،سربراہ ایدھی فاؤنڈیشن
3۔ محترمہ عظمیٰ نورانی۔کو چیئر پرسن ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان
4۔ محترمہ مہناز رحمٰن ۔ریزیڈینٹ ڈائریکٹر عورت فاؤنڈیشن
5۔ محترم انور کاشف ممتاز ۔ممبر پبلک انٹرسٹ لاء ایسوسی ایشن آف پاکستان
6۔ محترمہ انیس ہارون ۔ممبر نیشنل کمیشن فار ہیومن رائٹس پاکستان،
7۔ ڈاکٹر قاضی محمد واثق ۔خازن پی ایم اے سینٹر
8۔ ڈاکٹر محمد عثمان ماکو ۔صدر الیکٹ پی ایم اے سندھ
9۔ ڈاکٹر عبدالغفور شورو ۔جنرل سیکریٹری پی ایم اے کراچی۔

Sir Aga Khan III Road, Karachi – 74400, Pakistan.
Tel: 021-32254632, 32251159, Fax: 32231534
Email: pma.centre@hotmail.com, Website: pmacentre.org.pk